ازعدالت عظمیٰ

9 مارچ 1960

ضلع چائے لیبر ایسوسیشن، کلکتہ

بنام

ضلع چائے لیبر ایسوسیشن کے سابقہ ملازمین و دیگر

(بی۔ پی۔ گجیندر گڈکر اور کے۔ این۔ وانچو، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ- کاروباری مراکز کی بندش بدنیتی پر مبنی- اگر حقیقی بندش کے باوجود قانون کی نظر میں بندش نہ ہو-صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 (XLVII بابت1950)، ذیلی دفعہ25 ,23 ,22ایف (سی)۔

چونکہ اپیل کنندہ کی سرگرمیوں اور کاروبار میں قابل تعریف کمی واقع ہوئی تھی اس لیے اس نے ایک قرارداد کے ذریعے 31 مئی 1957 تک کوراپٹ اور برہم پور (گنجم) میں دو مقامی ایجنسیوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔تقریبا اسی وقت اپیل کنندہ نے اپنے ملازمین کو برطرف کرنے کے بارے میں بھی سوچا اور یکم دسمبر 1956 سے اپنے دس ملازمین کو برطرف کرنے کا فیصلہ کیا۔

مذکورہ بندش اور برطرفی کے نتیجے میں ایک صنعتی تنازعہ پیدا ہونے کے بعد اسے فیصلے کے لیے صنعتی ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے یہ تسلیم کیا گیا کہ دس ملازمین کی برطرفی صنعتی تنازعات (اپیلیٹ ٹریبونل) ایکٹ کی دفعہ25 ایف (سی) کے ذریعہ مطلوبہ قانونی نوٹس اجرانہ کرنے کی وجہ سے درست نہیں تھی۔ بعد میں یہ بھی کہا گیا کہ برطرف کیے گئے کارکنوں کو قانونی معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔جہاں تک بندش کے سوال کا تعلق ہے، ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ بندش مخلصانہ نہیں تھی، اور اس نے قرار دیا کہ قانونی نتیجہ یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا کہ حقیقی بندش نہیں تھی۔اس کے مطابق اس نے اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ دس برطرف کئے گئے کارکنوں کو بحال کرے اور دونوں مراکز میں ملازمت کرنے والے اپنے تمام کارکنوں کو اس طرح ادائیگی کرے جیسے مراکز بند نہیں ہوئے تھے اور حقیقت میں کام کر رہے تھے۔خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل :

یہ کہا گیا کہ جب حقیقت میں دونوں ایجنسیوں کو بند کر دیا گیا تھا تو بدنیتی کے بارے میں جاننااس بات کا جواز پیش نہیں کرسکتا تھا کہ مذکورہ دو ایجنسیوں کو جاری رکھا جانا چاہیے اور ٹریبونل اس بنیاد پر فیصلہ دینے کا حقدار نہیں تھا۔

بنارس آئس فیکٹری لمیٹڈ بنام اس کے کارکنان، [1957] ایس سی آر 143 نے وضاحت اور ممتاز کیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار :دیوانی اپیل نمبر169 بابت 1959

1957کے حوالہ نمبر 2 میں کٹک میں انڈسٹریل ٹریبونل، اڑیسہ کے 26 جون 1958 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے :بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ، ودیا ساگر اور بی این گھوش۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے :ایم ایس کے شاستری اور آر پٹنائک۔

مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے:آر پٹنائک

9مارچ1960،عدالت کا فیصلہ جسٹس گجیندر گڈکر نے سُنایا،

جسٹس گجیندر گڈکر:۔خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل،یہ اپیل، اپیل گزار، ضلع چائے لیبر ایسوسیشن، اور مدعا علیہان، اپیل گزار کے سابق ملازمین و دیگر کے درمیان صنعتی تنازعہ سے پیدا ہوتی ہے۔وہ تنازعہ جسے فیصلے کے لیے صنعتی ٹرابیونل کو بھیجا گیا تھا، دو نکات پر مشتمل تھا :

"(الف)آیا 30 نومبر 1956 کو کوراپٹ اور ضلع چائے لیبر ایسوسیشن کی گنجم ایجنسیوں کے دس کارکنوں کی برطرفی جائز تھی، اگر نہیں تو، ان کارکنوں کو کس راحت کا حق حاصل ہے؟

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(ب) آیا کوراپٹ اور گنجم ایجنسیوں کو بند کرنے پر میسرز نے غور کیا تھا۔جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ، سیکرٹریز، ضلع چائے لیبر ایسوسیشن 31 مئی 1957 سے نافذ العمل ہے: مخلصانہ ہے اگر ہے تو، کیا متاثرہ کارکن اسی انتظام کے تحت کسی دوسرے ادارے میں کسی اور متبادل ملازمت کے حقدار ہیں۔اگر مخلصانہ نہیں تو وہ مزدور کس راحت کے حقدار ہیں؟

"اس حوالے پر ٹریبونل کی طرف سے منظور کیا گیا ایوارڈ اپیل کنندہ کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ برخاست کیے گئے دس کارکنوں کو وہ تمام تنخواہ اور الاؤنس ادا کرے جس کے وہ 30 نومبر 1956 سے 31 مئی 1957 تک حقدار تھے، اور یہ اپیل کنندہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ برہم پور اور کوراپٹ ایجنسیوں کے اپنے تمام ملازمین بشمول مذکورہ دس برخاست شدہ کارکنوں کو 31 مئی 1957 سے ایوارڈ کی اشاعت کے بعد ایک ماہ تک ان کی تمام تنخواہ اور الاؤنس ادا کرے جس کے اندر انتظامیہ، اگر وہ چاہے تو، ایجنسیوں کو بند کر سکتی ہے، اور اس صورت میں کوئی ادائیگی نہیں ہوگی۔ ان دس برطرف ہونے والے کارکنوں کو برطرفی کی مزید نوٹس کی ضرورت ہے۔ایوارڈ میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کوئی حقیقی بندش نہیں کی جاتی ہے تو دس برطرف ہونے والے کارکن قانونی نوٹس کے حقدار ہوں گے اگر انتظامیہ اب بھی انہیں چھٹکارا دینا چاہتی ہے۔دوسرے ملازمین کے حوالے سے ایوارڈ میں کہا گیا ہے کہ وہ پہلے کی طرح اپنی تمام تنخواہوں اور الاؤنس کے حقدار ہوں گے اور قانون کی نظر میں ایجنسیاں مستقل ایجنسیاں ہوں گی۔خاص طور پر ایوارڈ کے آخری حصے کی صداقت کو اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل میں ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

اپیل کنندہ ایک کمپنی ہے جو صرف اپنے اراکین کے لیے خدمت کی کارکردگی کی ضمانت کے لئے محدود ہے اور 1917 میں قائم کی گئی تھی۔اپیل کنندہ کے اراکین مغربی بنگال اور آسام میں کئی چائے باغات کے مالک ہیں اور اس کا بنیادی مقصد بھارت کے مختلف حصوں سے مزدوروں کی بھرتی کرنا اور انہیں ان کی ضروریات کے مطابق مذکورہ چائے باغات میں سپلائی کرنا ہے۔جارڈین ہینڈرسن لمیٹڈ 1953 سے اپیل کنندہ کے سیکرٹری ہیں اور اب بھی ہیں۔اپیل کنندہ کے بھارت کے مختلف حصوں میں متعدد ادارے تھے جنہیں مقامی ایجنسیاں، مقامی فارورڈنگ ایجنسیاں اور فارورڈنگ ایجنسیاں کہا جاتا تھا۔لوکل ایجنسیوں اور لوکل فارورڈنگ ایجنسیوں کا کام بنیادی طور پر مزدوروں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھرتی کرنا تھا اور فارورڈنگ ایجنسیوں کا کام بنیادی طور پر انہیں ایڈجسٹ کرنا اور چائے کے باغات جانے اورآنے کے دوران مزدوروں کو کھانا کھلانا تھا۔

اپیل کنندہ کے مالی سال 1955-56 کے اختتام پر، اپیل کنندہ کے سکریٹری نے 1956 سے 1959 تک کے سیزن کے لیے مزدوروں کی ضروریات کیلئے تخمینہ کے بارے میں آئینی اراکین سے تخمینے حاصل کیے، اوراس سے معلوم ہوا کہ یہ تخمینے سالانہ 6,000 سے 10,000 بالغوں کے درمیان تھے، جبکہ ماضی میں اپیل کنندہ کی تنظیم سالانہ تقریبا 30,000 مزدوروں کی بھرتی کے لیے کام کرتی تھی۔سرگرمیوں میں یہ قابل تعریف کمی ہے۔اور اپیل کنندہ کے کاروبار نے اس کی کچھ ایجنسیوں کو بند کرنے کا مسئلہ اٹھایا۔مارچ 1957 کے آغاز میں یا اس کے قریب، اپیلینٹ کے لیے یہ واضح ہو گیا کہ مزدوری کی ضرورت تیزی سے کم ہو رہی ہے اور اس کی کچھ ایجنسیوں کو بند کرنا ضروری ہوگا۔اس کے بعد، 7 مارچ 1957 کو منعقدہ اپیل کنندہ کی جنرل کمیٹی نے اس سوال پر غور کیا، اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر ممکن ہو تو کوراپٹ اور برہم پور (گنجم) کی دو مقامی ایجنسیوں کو یکم اپریل 1957 تک بند کر دیا جائے۔اس قرارداد کے مطابق ہی اپیل کنندہ نے بالآخر 31 مئی 1957 تک مذکورہ دونوں ایجنسیوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔انڈسٹریل ٹربیونل کی طرف اشارہ کردہ نکات میں سے ایک اس بندش کے حوالے سے ہے۔

تقریبا اسی وقت اپیل کنندہ نے اپنے ملازمین کو برطرف کرنے کے بارے میں بھی سوچا اور اس فیصلے کے مطابق یکم دسمبر 1956 سے دس ملازمین کو برطرف کر دیا گیا۔یہ برطرفی دوسرا مسئلہ ہے جو فیصلے کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیجا گیا ہے۔

انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے یہ تسلیم کیا گیا کہ دس ملازمین کی متنازعہ برطرفی اس حقیقت کے پیش نظر غلط تھی کہ دفعہ 25 ایف (سی) کے ذریعہ مطلوبہ قانونی نوٹس کی ادائیگی نہیں کی گئی تھی، اور اپیل کنندہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مذکورہ دس افراد اسی تنخواہ اور مراعات کے حقدار ہوں گے جو انہیں 31 مئی 1957 تک، جو کہ بندش کی تاریخ تھی، برطرفی کی تاریخ پر مل رہے تھے۔اس طرح متنازعہ برطرفی کے حوالے سے موقف پرکوئی شک نہیں تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بند کرنے کے سوال کے حوالے سے ٹریبونل نے مشاہدہ کیا ہے کہ اسے جس چیز پر غور کرنا تھا وہ یہ تھا کہ آیا ثبوت اور یہ مؤقف اختیار کرنے کی طرف مائل تھا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے اس کی سرگرمیوں اور کام میں کمی کے حوالے سے جو خدشات تھے وہ جائز نہیں تھے اور یہ کہ اپیل کنندہ زیر بحث دو ایجنسیوں کے ساتھ آگے بڑھ سکتا تھا۔ٹریبونل نے اس حقیقت پر بھی غور کیا کہ کوراپٹ اور برہم پور ایجنسیوں کی بندش کے فورا بعد اپیل کنندہ نے وجیانگرم میں ایک اور ایجنسی کھولی، جو آندھرا پردیش میں ایک جگہ ہے لیکن اڑیسہ کے کوراپٹ سے کچھ فاصلے پر ہے۔ٹریبونل اس بات سے مطمئن نہیں تھا کہ 6 ستمبر 1956 کو بند کی گئی وجیانگرم ایجنسی کو دوبارہ کھولنے کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی وضاحت تسلی بخش تھی۔نتیجے میں ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ بندش مخلصانہ نہیں تھی، اور اس نے قرار دیا کہ قانونی نتیجہ یہ تھا کہ یہ حقیقی بندش نہیں تھی۔یہ اس نتیجے کی بنیاد پر ہے کہ اس نے اپیل کنندہ کو ہدایت جاری کی کہ وہ دس برطرفی پانے والے کارکنوں کو بحال کرے اور دونوں مراکز میں ملازمت کرنے والے اپنے تمام کارکنوں کو اس طرح ادائیگی کرے جیسے مراکز بند نہیں ہوئے تھے اور اصل میں کام کر رہے تھے۔اس نتیجے پر پہنچنے میں ٹریبونل نے بنارس آئس فیکٹری لمیٹڈ بنام اس کے کارکنان، کے اس عدالت کے مشاہدات پر انحصار کیا ہے۔

یہ مشترکہ بنیاد ہے کہ ملازمین کی وجہ سے معاوضہ، اس بنیاد پر کہ بندش جائز نہیں تھی، تمام متعلقہ ملازمین کو باضابطہ طور پر ادا کیا گیا ہے، اور معروف اٹارنی جنرل نے ہمیں بتایا ہے کہ جہاں تک دس برخاست کارکنوں کا تعلق ہے، انہیں قانونی معاوضہ بھی ادا کیا گیا ہے۔اپیل کنندہ کی جانب سے فاضل اٹارنی جنرل نے یہ بالکل واضح کر دیا تھا کہ اگر اپیل کامیاب بھی ہوتی ہے تو اپیل کنندہ اپنے متعلقہ ملازمین میں سے کسی سے بھی رقم واپس نہیں کرے گا حالانکہ وہ قانونی طور پر وہ یہ کرنے کا حقدار ہوگا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ہمارے سامنے کی گئی بنیادی شکایت ٹریبونل کی اس ہدایت کے بارے میں ہے کہ بندش کو غیر مستحکم سمجھا جانا چاہیے اور ایجنسیوں کو جاری رکھا جانا چاہیے اور ان کے حقیقی بندش کے باوجود کام جاری رکھنا چاہیے۔دلیل یہ ہے کہ اگر بندش مخلصانہ نہ بھی ہو تو اس کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ بندش حقیقت میں نہیں ہوئی ہے۔یہ وہ معاملہ نہیں ہے جہاں بندش ایک دکھاوا ہے یا بندش کی درخواست اس لحاظ سے غیر حقیقی ہے کہ ایجنسیوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھنے کے بعد، وہی ایجنسیاں ہر وقت ایک مختلف آڑ میں کام کر رہی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہیں۔درحقیقت ٹریبونل کے نتائج کے مطابق بھی ایجنسیوں کو بند کر دیا گیا ہے۔یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ بندش کی بدنیتی کے بارے میں نتیجہ سنگین شکوک و شبہات کے لیے کھلا ہے کیونکہ مذکورہ نتیجہ کسی قانونی ثبوت سے ثابت نہیں ہوتا ہے، اور ایک لحاظ سے ریکارڈ پر موجود شواہد کی اہمیت کے خلاف ہے۔ہم یہ سوچنے کے لیے مائل ہیں کہ اس دلیل میں کافی وقعت ہے۔لیکن یہ فرض کرتے ہوئے کہ بندش کو مخلصانہ طور پر نہیں دکھایا گیا ہے، کیا یہ لازمی طور پر اس بات کی پیروی کرتا ہے کہ بندش ایک افسانہ ہے اور یہ اس لحاظ سے غیر حقیقی ہے کہ ایجنسیوں کو قانون کی نظر میں موجود سمجھا جا سکتا ہے؟یہ بہت تنگ نقطہ ہے جو موجودہ اپیل میں ہمارے فیصلے کے لیے پیدا ہوا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں کہ اس نکتے پر ٹریبونل کا نتیجہ بنارس آئس فیکٹری لمیٹڈ بنام اس کے کارکنان کے معاملے میں اس عدالت کے مشاہدات پر مبنی ہے۔لہذا، ان مشاہدات کا جائزہ لینا اور یہ فیصلہ کرنا ضروری ہوگا کہ آیا وہ واقعی ٹریبونل کے نتیجے کا جواز پیش کرتے ہیں۔اس معاملے میں یہ عدالت صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ (ایکٹ نمبر۔ XLVIII بابت1950)، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، کی دفعہ22 کے تحت اس کے سامنے دائر شکایت پر لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے سے نمٹ رہی تھی۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران اپیل کنندہ کمپنی نے اپنا کاروبار بند کرنے کا فیصلہ کیا اور تمام کارکنوں کو نوٹس دیا کہ 16 جولائی 1952 سے 30 دن کی میعاد ختم ہونے پر ان کی خدمات ختم کر دی جائیں گی۔اس کی وجہ سےایکٹ کے دفعہ23 کے تحت شکایت درج کی گئی۔ اس الزام پر قانون کا مذکورہ ایکٹ کیدفعہ 22 کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے پایا تھا کہ بندش نیک نیتی پر مبنی تھی۔اس نے تسلیم کیا کہ اپیل کنندہ کو حقیقی وجوہات کی بنا پر اپنا کاروبار بند کرنے کا حق حاصل ہے ؛ لیکن اس کے باوجود اس کا خیال تھا کہ مذکورہ بندش سے پہلے اجازت حاصل کی جانی چاہیے تھی۔یہی وجہ ہے کہ اس کے مطابق اپیل کنندہ ایکٹدفعہ22 (ب)کی خلاف ورزی کا مجرم تھا۔

اس عدالت نے اس فیصلے کو الٹ دیا۔ایکٹ کی دفعات 22 اور 23 کا حقیقی دائرہ کار اور اثرپر غور کیا گیا اور یہ قرار دیا گیاکہ اگر اعتراض شدہ بندش مخلصانہ تھی تو دونوں میں سے کوئی بھی دفعہ عمل میں نہیں آئی۔اس طرح موقف یہ تھا کہ بندش مخلصانہ تھی اور اپیل کنندہ نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی تھی۔ ایکٹ کی دفعہ23 کےدائرہ کار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور اثرات سے نمٹنے اس عدالت نے مشاہدہ کیا": عائد کردہ دفعہ 22 کے تحت پابندی کو ہٹانے کی اجازت کے لیے استدا کرنے کا شاید ہی کوئی موقع ہو۔ جب آجر کو اپنا کاروبار بند کرنے کا حق حاصل ہو اور وہ نیک نیتی سے ایسا کرے، جس کے نتیجے میں صنعت کا وجود ختم ہو جائے۔" پھر یہ شامل کیا گیا": اگر کوئی حقیقی بندش نہیں ہے بلکہ محض بندش کا بہانہ ہے یا یہ بدنیتی پر مبنی ہے، تو قانون کی نظر میں کوئی بندش نہیں ہے اور مزدور صنعتی تنازعہ اٹھا سکتے ہیں اور ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت دعوی بھی کر سکتے ہیں۔اس مؤخر الذکر مشاہدے پر ٹریبونل نے اپنے فیصلے کی بنیاد رکھی ہے۔احترام کے ساتھ ہم مشاہدات کو قانون کی ایک نااہل اور واضح تجویز پیش کرنے کے طور پر نہیں پڑھتے ہیں کہ جہاں بھی بندش بدنیتی سے ہو اسے غیر حقیقی اور غیر موجود سمجھا جانا چاہیے۔اس عدالت نے جو کہا ہے وہ یہ ہے کہ بندش کے بہانے کے معاملات میں حقیقت میں اور اس کے مقصد کے لیے کوئی بندش نہیں ہوئی ہے۔ اس ایکٹکی دفعہ 23 کا جس کے ساتھ عدالت بدنیتی سے بندش کا معاملہ کر رہی تھی، اسے ممکنہ طور پر اسی طبقے میں آنے کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو بندش کا بہانہ ہے۔لیکن موجودہ معاملے میں حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔بند کر دیا گیا ہے اور ایجنسیاں بند کر دی گئی ہیں اور ان کا کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔اگر یہ پایا جاتا ہے کہ بندش مخلصانہ نہیں تھی تو اس کے نتائج آجر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ صنعتی تناضات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 25 ووکے تحت زیادہ معاوضہ ادا کرے،لیکن یہ دیکھنا مشکل ہے کہ کب در حقیقت دونوں ایجنسیوں کو بند کر دیا گیا ہے بدنیتی کے بارے میں نتیجہ اس نتیجے کا جواز پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ دو ایجنسیوں کو جاری رکھا جانا چاہیے اور اس بنیاد پر ایوارڈ کیسے حکم دے سکتا ہے۔اس کے علاوہ، جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں کہ بندش کی بدنیتی کے بارے میں نتیجہ بھی سنگین شک کے لیے کھلا ہے۔

ہماری رائے میں مذکورہ نتیجہ محض قیاس آرائیوں پر مبنی ہے اور اس معاملے میں پیش کردہ شواہد کے معیار کے بالکل مخالف ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ ایوارڈ کا وہ حصہ جو اپیل کنندہ کو اس بنیاد پر ہدایات جاری کرتا ہے کہ قانون کی نظر میں بندش نہیں ہوئی تھی، اسے الگ کر دیا جاتا ہے۔اپیل اس حد تک کامیاب ہوتی ہے اور اس کی اجازت ہونی چاہیے۔ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document